مجلہ خواعثیٰ و لوائیہ (ایڈیشن)

طالبانِ علوم اور سیاست داں حضرات کیلئے تاریخی تحفہ

مکالماتِ قاسمی

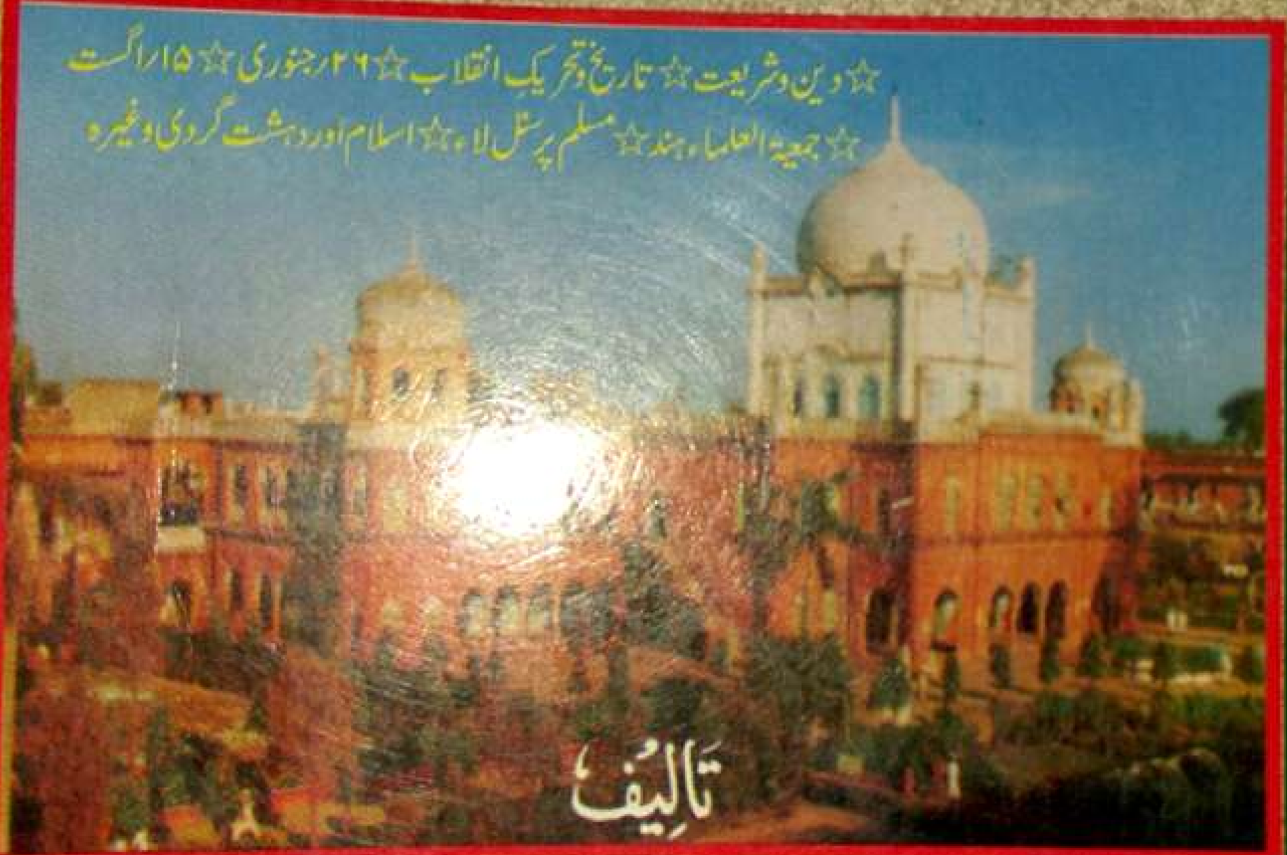

محمد ارشد قاسمی

مکتبہ زینت القرآن پلٹھیڑی مظفر نگر

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ الحقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا (الحدیث)

علومِ نبوت، اور تاریخ وسیاست داں حضرات کیلئے نایاب تاریخی گلدستہ

مُکالماتِ قاسمی

جس میں دین وشریعت، تاریخ وتحریکِ انقلاب، جنگِ آزادی کا پورا کرشمۂ منظر، عالمِ اسلام کی صورتِ حال، اسلام مسلمان، اور دہشت گردی، مدارسِ عربیہ اور دہشت گردی حالاتِ حاضرہ اور دیگر اہم موضوعات پر مکالمے اور ترانے وغیرہ۔

تالیف

محمد ارشد قاسمی ابن شفاعت علی صاحب قاضی پلٹھیڑی تھانہ بھون
خادم التجوید، جامعہ عربیہ سراج العلوم اجین (ایم پی)

ناشر
مکتبہ زینت القرآن پلٹھیڑی تھانہ بھون مظفر نگر یوپی

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مکالماتِ قاسمی

تالیف : محمد ارشد قاسمی

کمپیوٹر کتابت : بریلینٹ کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ دیوبند

قیمت : ۲۲/روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ	فون نمبر	کوڈ نمبر
مکتبہ زینت القرآن پلٹھیڈی تھانہ بھون، مظفر نگر (یوپی)	236287	01398
دارالکتاب دیوبند (یوپی)	222558	01336
مکتبہ تھانوی دیوبند (یوپی)	222053	01336
کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (یوپی)	223294	01336
کتب خانہ حسینیہ دیوبند (یوپی)	223266	01336
دارالاشاعت دیوبند (یوپی)	223266	01336
زمزم بکڈپو دیوبند (یوپی)	223521	01336
مکتبہ طیبہ دیوبند (یوپی)	224017	01336
مدنی بکڈپو مدرسہ مارکیٹ کیرانہ (یوپی)	267895	01398
کتب خانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی)		
ادارہ الرشید دیوبند (یوپی)		

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین مکالمات قاسمی

شمار نمبر	عنوانات	صفحہ
۱	پیشِ لفظ از مؤلف	۴
۲	تقریظ	۸
۳	ارشادِ گرامی	۹
۴	تقریظ	۱۰
۵	انتساب	۱۲
۶	قرآنِ کریم، ہدایت کا تحفہ	۱۳
۷	سیرتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶
۸	مدارسِ اسلامیہ، اور دہشت گردی	۱۹
۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۲۳
۱۰	اسلام، مسلمان، اور دہشت گردی	۲۵
۱۱	فنِ تجوید کا تاریخی مکالمہ	۲۸
۱۲	مسلمانوں کا پلیٹ فارم جمعیۃ العلماء ہند	۳۱
۱۳	پانچوں نمازوں کا ثبوت	۳۶
۱۴	۲۶ جنوری	۳۹
۱۵	پندرہ اگست	۴۳
۱۶	مدارسِ عربیہ، اسلام کی چھاؤنیاں	۴۷
۱۷	جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء	۵۰
۱۸	آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ	۵۴
۱۹	بتلاؤ یہ دھرتی ہے تمہاری یا ہماری	۵۸
۲۰	نظم	۶۰
۲۱	ترانۂ یومِ آزادی	۶۱
۲۲	تبرکاتِ ثاقب	۶۳

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

از مؤلف

بلّغوا عنّی ولوآیۃ

الحمدُ للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، امابعد،

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح اظہر من الشمس ہیکہ علمائے امت نے تقریر وتحریر مناظروں، مباحثوں کی مختلف ومتعدد تدبیریں اختیار فرمائی ہیں جن کے ذریعہ علومِ دینیہ کی نشر واشاعت بآسانی ہو سکتی ہے اسلامی احکام، خواہ وہ کسی بھی درجہ کے ہوں اگر ان پر نہایت خلوص وللّٰہیت کیساتھ عمل کیا جائے اور ساتھ ساتھ اس کی نشر واشاعت کیجائے، تو نہ صرف انفرادی زندگی قابلِ رشک بن سکتی ہے بلکہ اجتماعی طور پر مسلمانوں کی سربلندی کے ساتھ ایک مثالی معاشرہ بھی وجود میں آسکتا ہے اس لئے امتِ مسلمہ کے ہر فرد تک اسلامی معلومات پہنچانا صاحبِ علم کا فرض ہے من حیث المجموع کے مکالمہ بھی اس سلسلہ میں معلوماتِ عامہ کا ایک جز اور مبارک کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں کم از کم دو شخص سوال و جواب سے شریعتِ اسلام اور قانون کے دائرے میں بحث کرتے ہیں نیز ماہرین معلمین حضرات نے بھی مختلف مضامین کے سمجھنے سمجھانے اور اس کو بآسانی سے یاد کرانے کیلئے

Scanned by CamScanner

سوال و جواب کے اسلوب وطریقہ کو ہی زیادہ پسندیدہ فرمایا ہے، اور اسی طرح سے مکالمات کے ذریعہ معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے مکالمے کو شرعی علمی اور عوامی وسیاسی زندگی میں کافی اہمیت حاصل ہے۔

الحمدللہ مکالمات کے عنوان پر چھوٹی بڑی کتابیں اور رسائل بے شمار شائع ہو چکے ہیں اور اپنی جگہ سب کی اہمیت و افادیت مسلم ہے، زیرِ نظر مذکورہ رسالہ مکالماتِ قاسمی جو اس وقت آپ کے ہاتھوں کو زینت بخشے ہوئے ہے، اسی طرح کا مجموعہ ہے زمانۂ طالب علمی میں مجھے اس جذبۂ علمی شگفتہ بحر نے مجبور کیا کہ حالاتِ حاضرہ اور شریعت کی روشنی میں سوال و جواب کے تحت ایک رسالہ جس کے ذریعہ جامع اور مدلل گفتگو کی جا سکے اور کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے، جس سے فرقہ پرست فسطائی طاقتوں اور مختلف تصادم سے نکلنے والی آوازوں کا منھ توڑ جواب دیا جا سکے اور اس میں امتیاز پیدا کریں کہ مادرِ وطن گاندھی جی اور ملک کے دانشوروں کے راستے پر چلیگا، یا انگریزوں کے دلالوں اور وارثوں کی فرقہ پرستی اور دہشت گردی پر، نیز اس کو بھی وقت کے تقاضے کی حدود میں رکھا کہ فرقہ پرست عناصر لوگوں کی جڑیں اکھاڑ کر ان کو کرسیٔ اقتدار کے زینے سے نیچے اتار کر، دستور اور قانون میں رہتے ہوئے ہم پورے شرح صدر کے ساتھ اس بات پر ثابت قدم رہیں کہ مادرِ وطن کے ذرّے ذرّے پر ہمارا اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور قوم وفرقہ کا، چنانچہ میرے ذہن میں یہ گردش لیل ونہار بڑھتی گئی، بعدۂ ازیں احباب کے اصرار کی بھی کوئی حد نہ رہی اور اشتعالی جذبہ جب زیادہ

بیدار ہوا تو اسی وقت سے میں مکالمات کے میدان میں کوشاں و سرگرداں ہو گیا، اسی دوران میں حضرت الحاج مولانا قاری محمد تقی صاحب مدظلہ ناظم و بانی جامعہ عربیہ سراج العلوم، اجین، و نائب صدر جمعیۃ العلماء، ایم، پی، سے مشورہ کیا تو حضرت والا نے بے ساختہ میرے دل کی ترجمانی کرتے ہوئے بڑی مسرت وشادمانی سے میری حوصلہ افزائی فرمانے کے ساتھ ساتھ دعائیہ کلمات سے بھی نوازا، حضرت والا کا میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے، ازیں پیش کہ، جامعہ کے صدر المدرسین و ناظمِ تعلیمات جناب مولانا قاری محمد مظہر الحق صاحب قاسمی و جناب مولانا محمود احمد صاحب مظاہری نے بھی وقتاً فوقتاً مفید مشوروں سے نوازا، ان حضرات کا میں بہت ہی ممنون ہوں کہ، انہوں نے میری رہبری و رہنمائی فرمائی جس سے میرے حوصلہ اور ہمت میں اضافہ ہوتا رہا اور میں رواں دواں منزلِ مقصود کی طرف قلم کو تیزی سے حرکت دینے لگا، جو آبدار موتی میسر آئے ان کو لڑی میں پروتا رہا میری اپنی بساط اور استعداد کے مطابق مکالماتِ قاسمی کا وہ ہار جو بطورِ سیمپل اب علمی منڈی میں پیش کیا جا رہا ہے جس کو پسند کرنے کا فیصلہ صاحبِ علم ذوق کے سپرد کرتا ہوں، جس میں دین وشریعت کے دائرے کے ساتھ تاریخِ حقائق، وتحریکِ انقلاب اور مجاہدینِ آزادی، اور ملک کے آئین کو ترتیب دینے والے روشن دماغ دانشوروں کی کھلی یادگار ہے جو نہ صرف عوام بلکہ خواص اور تاریخ وتحریک کے متلاشی سیاست داں حضرات کے مابین بھی یہ ذخیرۂ معلوماتِ عامہ اور جوش

وروانی و برجستگی کے ساتھ ایک پیغام بھی مضمر ہے، اور ان میں بعض مضامین کا تعلق تاریخ وتحریکِ انقلاب اور انسدادِ دہشت گردی اور امتِ مسلمہ کے ان نازک مرحلوں سے ہے جو حالاتِ حاضرہ پر دلالت کرتے ہیں، ربِّ کریم کی پاک ذات سے قوی توقع ہے کہ مکالموں کا یہ گلدستہ دعوت وتعلیم وتربیت اور عملی [illegible]ت کے میدان میں نمایاں اور مثالی کردار ادا کریگا، جس سے نہ صرف طالبانِ علومِ نبوت بلکہ تاریخ وتحریکِ انقلاب اور سیاست داں حضرات بھی انشاء اللہ اس سے فیض حاصل فرمائیں گے اور طلبۂ عزیز کا حوصلہ وجذبہ پروان چڑھیگا۔

نــوٹ:- احقر کے قلم کا یہ نقشِ اول ہے، خامیاں ہونا لازمی سمجھتا ہوں، اس لئے قارئین کرام سے مؤدبانہ التماس ہے کہ جہاں آپ کو کوئی خامی نظر آئے ازراہِ کرم اس کو دامنِ عفو میں چھپا کر بغرضِ اصلاح کے احقر کو ضرور مطلع فرمائیں اور اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں، آخر میں بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہے کہ جس طرح سے اپنے رحم وکرم سے آپ نے دین کی خدمت کی توفیق بخشی ہے، اے ربِّ کریم اسے قبولیت عامہ فرما کر قارئین کیلئے نفع بخش، اور احقر کیلئے زادِ آخرت اور فلاحِ دارین کا ذریعہ بنا اور آئندہ بھی اپنے فضل وکرم سے علمی خدمت کی توفیق عطا فرما، آمین وبجاہِ سید المرسلین۔

طالبِ دعاء

محمد ارشد قاسمی ابن چودھری شفاعت علی صاحب قاضی

پلتھیڈی، تھانہ بھون، مظفر نگر یوپی، الہند

Scanned by CamScanner

تقریظ

فقیہ النفس، شیخ المشائخ، حضرت الحاج مولانا قمرالدین صاحب دامت برکاتہم

استاذ الحدیث والتفسیر دارالعلوم دیوبند (یوپی)

وخلیفۂ اجل محی السنۃ حضرت مولانا ابرارالحق صاحب ہردوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ، اما بعد

جناب حافظ وقاری محمد ارشد مظفر نگری سلمہٗ مدرس جامعہ عربیہ سراج العلوم اجین، ایم، پی، نے متعدد عناوین، سیرتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم، قرآنی معلومات، فنِ تجوید، جمعیۃ العلماء ہند، مسلم پرسنل لاء بورڈ، ہندوستان کی آزادی سے متعلق اور تاریخی معلومات کے سلسلہ میں اچھے مضامین، مکالمے کی شکل میں مرتب کئے ہیں جس سے قارئینِ کرام کو مفید معلومات حاصل ہوگی۔

ماشاء اللہ انہوں نے بڑی عرق ریزی اور جدوجہد سے اس کتاب کی ترتیب میں کام کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نافع اور مفید بنائے اور موصوف کو دیگر علمی اور دینی خدمات کے لئے قبول فرمائے۔ (آمین)

والسلام

قمرالدین غفرلہ

خادمِ تفسیر وحدیث دارالعلوم دیوبند یوپی (الہند)

۶ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ

Scanned by CamScanner

ارشادِ گرامی

استاذ الاساتذہ محدّثِ جلیل، مفسّرِ کبیر

جناب حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب، پالنپوری دامت برکاتہم

استاد حدیث والتفسیر دارالعلوم دیوبند،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو حضرات دینی معلومات سے بالکل ناآشنا ہیں ان کو دین کی ضروری باتوں سے آگاہ کرنے کا ایک طریقہ مکالمہ ہے۔

یعنی سوال و جواب کی صورت میں مسئلے کو واضح کرنا ایک خاص وعام آدمی کے ذہن میں آسانی سے اتر جاتا ہے اس لئے عام طور پر دینی جلسوں اور پروگراموں میں بچے مکالمہ پیش کرتے ہیں۔

عزیزم جناب قاری محمد ارشد قاسمی، تھانوی نے دین وشریعت قرآنی معلومات بالخصوص تاریخ اور حالاتِ حاضرہ کے مکالموں کا گلدستہ مرتب کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اُمت کیلئے نافع اور مرتب کیلئے نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین یارب العالمین

محمد امین پالنپوری

استادِ حدیث دارالعلوم دیوبند

۱۶ر شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

Scanned by CamScanner

تقریظ

مفکرِ ملت، نمونۂ اسلاف، الحاج حضرت مولانا محمد تقی صاحب مدظلہ،

ناظمِ اعلیٰ وبانی جامعہ عربیہ سراج العلوم، اجین، ونائب صدر جمعیۃ العلماء مدھیہ پردیش

باسمہ تعالیٰ

اسلام ایک عالمگیر پیغام ہے جو انسانی رہنمائی اور فلاحِ دارین کا ضامن اور انسانیت وشرافت، اخوت ومحبت اور رواداری کا مرکز ہے، روزِ اول ہی سے دین واسلام اور شرعی پیغام کی بقاء وتحفظ اس کی وسعت وبلندی نیز اس کی عالمگیری مقبولیت کیلئے علماء کرام نے مختلف طریقوں سے یعنی مدارس ومکاتیب اور تصانیف وتقاریر مناظروں ومباحثوں کے ذریعہ علمِ دین کی نشرواشاعت کی اکابرین علماء کرام کا دین واسلام تہذیب وثقافت کا یہ اقدام بلاشبہ نہایت عاقبت اندیشی اور دور بینی پر مبنی ہے، بایں ہمہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس ضمن میں مکالمہ بھی کافی اہمیت کا حامل ہے جس سے ماضی کی تاریخ کو سامنے رکھ کر مستقبل کے اثاثے اور علمی وعملی کمالات اور سیاسی مفادات کی منزلوں کا نقشہ تیار ہوتا ہے نیز تعلیم وتربیت اور علمی ثقافت وسیاسی میدان میں جو ترقی مکالمے کو حاصل ہے وہ اپنی مثال آپ ہے عزیزم جناب قاری محمد ارشد قاسمی سلمہٗ استاذ تجوید وقرآت جامعہ عربیہ سراج العلوم اُجین نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ مکالموں کا یہ گلدستہ تیار کیا ہے جس میں دین وشریعت اور احکامِ خداوندی نیز

Scanned by CamScanner

ہندوستان کی پوری تاریخ وتحریکِ انقلاب آزادی کی صبح تک کے پورے کرشمۂ منظر کے ایک ایک موتی کو لڑی میں پروکر تاریخ کی ایسی تسبیح کو جنم دیا ہے جس کی گردانی کرنے کے بعد صاحبِ ذوق علم وتحقیقِ سیاست داں حضرات خود اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گے کہ مکالموں کا یہ گلدستہ نہ صرف اپنے ماضی حالات کی یادگار ہے بلکہ آنے والی نسل قوم وملت کا مستقبل بھی وابستہ اور مضمر ہے بارگاہِ ایزدی میں ملتجی ہے کہ خدا عزوجل موصوف سلمہ کی صلاحیتوں کو عروج کی منزلیں طے کرائے اور اس گلدستہ کو امت مسلمہ کیلئے نافع اور موصوف کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

محمد تقی

رئیس الجامعہ سراج العلوم اجین

ونائب صدر جمعیۃ العلماء ایم پی،

۱۶ شعبانُ المعظم ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس پہلی کاوش کو مخزن علوم ازہر الہند مادر علمی دار العلوم دیوبند جو پوری دنیا میں ہماری نمائندگی کرتا ہے اور اس کے قائم کردہ اکابرین کہ جن کے نعرۂ آزادی اور مجاھدانہ کردار نے انگریز سامراج، اقتدار کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرکے اس ظلم کدہ کفر میں ایمان و یقین کی شمع ہدایت روشن کی پھر اپنے اساتذہ کرام جن کے فیضانِ فیض سے حقیر اس قابل ہوا اور جن کا علم و فضل دنیا کے افق پر ہمیشہ تاباں رہیگا، کی جانب منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

محمد ارشد القاسمی

ابن شفاعت علی صاحب قاضی

پلنٹھیڑی، تھانہ بھون

Scanned by CamScanner

قرآنِ کریم ہدایت کا تحفہ

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال:- بھائی جان کیا بات ہے کئی دنوں سے ملاقات نہیں ہورہی ہے ایسی کیا مشغولیت اختیار کی یا کوئی اور وجہ ہے؟

جواب:- ارے بھائی وجہ کیا عرض کروں پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ ساتھ لگا ہوا ہے بس یہی مشغلہ ہے جس مقصد کیلئے اللہ رب العزت نے پیدا فرمایا ہے اس کے مطابق زندگی گذارنے کی ٹریننگ اور سعی کر رہا ہوں۔

سوال:- ایسا کیا علم وہنر ہے؟

جواب:- کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ دنیا دو چیزوں سے آباد ہے اور وہی دو چیزیں اس دنیا کا جوہر اور روح ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا کام اور ایک اللہ تعالیٰ کا کلام اس مناسبت سے بندہ نے دنیاداری کی اُلجھن و پریشانی کو چھوڑ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیا ہے اور یہی ہمارے لئے باعث نجات ہے۔

سوال:- کیا قرآنِ کریم بھی ہدایت اور نجاتِ آخرت کا ذریعہ ہے؟

جواب:- بھائی جان اس میں شکوک کی بات کو تو دل سے نکال ہی

Scanned by CamScanner

دیکھئے، قرآنِ مقدس تو وہ کتاب ہے کہ جس قوم اور جس قبیلہ نے بھی قرآنِ کریم کی ایک آیت بھی سنی ہو وہی بے ساختہ کہہ اٹھے، اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا پھر ہم لوگوں کی زبان وقلم میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ اس کے اوصاف وفضائل کا ایک کرشمہ بھی بیان کرسکیں۔

سوال:- اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ قرآنِ کریم تمام اہمیت کا حامل اور تاریخ کے عبرت آموز واقعات سے بھرا ہوا ہے اسی مناسبت سے میرے ذہن میں یہ بات گردش کررہی ہے کہ قرآنِ کریم کی عظمت وہیبت کے متعلق خود قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب:- اگر ہم اس مقدس کتاب یعنی قرآنِ کریم کو پہاڑ پر نازل کرتے، تو وہ پہاڑ لرز اٹھتا اور پاش پاش ہوجاتا۔

سوال:- قرآنِ کریم کی دوسری کتابوں پر کیا خصوصیت ہے؟

جواب:- بھائی صاحب، دراصل قرآنِ عظیم ظاہر میں الفاظ اور معانی کا مجموعہ ہے اور یہ دونوں مُنزل من اللہ ہے، فصاحت وبلاغت میں ایسی کوئی کتاب نہیں اور نہ ہی اس میں قیامت تک کوئی تبدیلی ہو سکتی، اس پاک مقدس کتاب کا حفظ یاد ہو جانا بھی قرآنِ کریم کی خصوصیت ہے، قرآنِ کریم کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے جو اور کتابوں میں نہیں ہے جس نے فاروقِ اعظمؓ جیسے مردِ مجاہد کے رخ کو اسلام سے بدل دیا۔

Scanned by CamScanner

سوال:- واقعی قرآنِ کریم کی حقیقت میرے دل کی گہرائی میں اترتی چلی گئی، بس ایک بات اور میرے ذہن میں گردش کررہی ہے وہ یہ ہے کہ جب قرآنِ کریم اتنے بڑے کمالات اور خصوصیات کا حامل اور مسلمانوں کیلئے ہدایت کا تحفہ ہے اور اس کے ایک ایک لفظ میں اتنی تاثیر ہے تو اس کے پڑھنے پر ثواب کی کیا مقدار ہوسکتی ہے تفصیل کے ساتھ جواب مطلوب ہے؟

جواب:- دیکھئے بھائی جان، قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور تلاوت کا ثواب محتاجِ تعارف نہیں ہے تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ کوئی ذکر قرآنِ کریم سے زیادہ ثواب نہیں رکھتا، خود اللہ کے پیارے حبیب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں مرحمت فرماتا ہے، اور مزید فرمایا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے، مقصود یہ ہے کہ صرف الٓمٓ پڑھنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

سوال:- واقعی آپ کی باتیں سن کر میرے دل نے مجھ کو اس بات پر مجبور کردیا کہ میں بھی خیر کم مَن تعلم القراٰن وعلّمه، میں اپنا نام شمار کراؤں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ ہمیں بھی قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ اچھا اجازت دیجئے۔ خدا حافظ۔ السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

ABDUSSAMAD

Scanned by CamScanner

سیرتِ پاک ﷺ

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال:- کہئے جناب کیا حال ہے؟

جواب:- الحمدللہ، شکر ہے اللہ کا۔

سوال:- آپ کا اسم گرامی کیا ہے، اور آپ کا وطن مالوف کہاں ہے، نیز مہربانی فرما کر یہ بھی بتائیں کہ آپ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب:- بھائی صاحب، بندہ کو محمد فاروق کے نام سے جانتے ہیں، تھانہ بھون میرا آبائی وطن ہے اور اس بات سے تو آپ واقف ہونگے کہ میں اس وقت جامعہ عربیہ سراج العلوم میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔

سوال:- ماشاء اللہ اتنی سی عمر میں آپ نے اپنے وطن عزیز کو خیر آباد کہہ کر اتنا طویل سفر کر کے حصولِ تعلیم کیلئے جامعہ عربیہ سراج العلوم میں داخلہ لیا ہے، بہت ہی مسرت اور خوشی کی بات ہے، آپ اس وقت کونسی کتابیں پڑھ رہے ہیں؟

جواب:- بھائی صاحب، میں اس وقت قرآنِ کریم کو اپنے سینے میں محفوظ کر رہا ہوں اور ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور کچھ سیرت پاک ﷺ وغیرہ کی کتابیں پڑھ رہا ہوں۔

Scanned by CamScanner

سوال:- واقعی آپ کے ذوقِ تحقیق وتلاشِ حق کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی، اچھا جناب اگر میں آپ سے کچھ سوالات کروں تو کیا آپ جوابات دینے کی زحمت اٹھائنگے؟

جواب:- آپ سوال کیجئے میں انشاء اللہ حتی المقدور جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

سوال:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کس ماہ، کس تاریخ اور کس دن ہوئی؟

جواب:- حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول، بروز پیر کو ہوئی۔

سوال:- حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نامِ نامی کون کون سے ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ دونوں ناموں کا کس نے انتخاب فرمایا؟

جواب:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام محمدؐ ہے جو آپ کے دادا عبد المطلب نے رکھا، دوسرا نام، احمدؐ ہے جو آپ کی والدہ ماجدہ نے منتخب فرمایا۔

سوال:- ماشاء اللہ جزاک اللہ میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے دینی معلومات میں اضافہ کیا، رخصت ہونے سے پہلے ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو دنیا میں آنے سے پہلے ہی آپ کو عطاء کی گئیں؟

جواب:- ایسی بہت سی خصوصیات ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی عطاء ہوئیں۔
(۱) عالم ارواح میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا ہونا۔
(۲) سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہونا۔
(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مُبارک عرش پر لکھا ہوا ہونا۔
(۴) پہلی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

سوال:- میرے محترم، آپ نے میرے دل کو باغ باغ کر دیا اور ماشاء اللہ ہر بات کو اچھی طرح سے سمجھایا، اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے اتنے علم کو سمیٹ کر اپنے سینہ میں محفوظ اور زبان سے اس کو رواں کرنے کی قوت کہاں سے حاصل کی؟

جواب:- بھائی جان میں کیا اور میری بساط کیا، بس اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتِ عُظمیٰ میرے مشفق و مربی حضرت استاد محترم کی دعاء اور ان کی محنتوں کا یہ ثمرہ ہے اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تا دیر قائم رکھے۔

سوال:- آمین، اللّٰھم آمین، اچھا رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہوں السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

مدارسِ اسلامیہ اور دہشت گردی

سوال:- السلام علیکم، مولوی صاحب۔

جواب:- وعلیکم السلام بابو جی، کیا بات آج تو بڑے درد بھرے انداز میں سلام کیا ہے خیریت تو ہے۔

سوال:- مولوی صاحب خیریت کا رشتہ تو ٹوٹ چکا اس لئے کہ پاکستان نے دہشت گردی کا لبادہ اوڑھ کر پورے ہندوستان میں زلزلہ پیدا کر کے اس کی خوبصورت تہذیب کو برباد کر دیا جس سے ملک میں خوف وہراس کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور مزید افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہندوستان کے دینی مدرسے بھی ان کو جنم دیکر اپنے آغوش میں دہشت گردوں کو تربیت دینے لگے ہیں؟

جواب:- بابو جی اپنی زبان کو ذرا بند کیجئے، اور ادھر نظر کیجئے میں اپنے محبّ وطنِ عزیز کا ایک سپاہی ہوں اور مدارِس اسلامیہ میں پناہ لے کر علم حاصل کرتا ہوں، یاد رکھو اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا اسلام امن وسلامتی اور وطن سے محبت کرنے کی فطری تعلیم دیتا ہے، دہشت پسندی آتنک وادی یہ سراسر مغربی، یوروپ کی پیداوار ہے اور وہیں سے یہ سب پروان چڑھتی ہیں حکومت ہند پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی، ایس، آئی، کی آڑ لے کر مدارس ومساجدوں کو بدنام کر کے آر، ایس، ایس کے خفیہ ایجنڈے کو ملک میں نافذ کر رہی ہے جس سے نہ صرف ملک کا امنِ وامان رخصت ہوا، بلکہ پورے ملک کو بھکاری بنا کر بگاڑ

Scanned by CamScanner

اور انتشار کی دہلیز پر کھڑا کر دیا ہے۔

سوال:- مولوی صاحب، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ جہاں دہشت گردی کا بازار گرم ہوتا ہے وہاں مسلمانوں کا نام سرِ فہرست رہتا ہے، اگر آپ ملک کے وفادار اور دہشت گردی کے مخالف ہوتے تو حکومتِ ہند نے ۲۰۰۰ء کا تحفہ جو ریگولیشن بل کی شکل میں اسلامی مدرسوں کا عطا کیا تھا، تاکہ دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے، مگر افسوس کہ مسلمانوں نے ایڑی چوٹی کے زور لگا کر پورے ملک میں مظاہرے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ہم دہشت گردی کو ختم نہیں ہونے دیں گے، میں حکومتِ ہند کا ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر اسلامی مدارس اور مساجدوں کو دہشت گردی کی زد سے پاک رکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومتِ ہند سے منظور شدہ بل نافذ کر کے ملک کی وفاداری کا ثبوت دیں؟

جواب:- بابو جی، مسلمانوں اور مدارسِ اسلامیہ نے فرقہ پرست فسطائی حکومت اور انگریزوں کے وارثوں سے وفاداریٔ وطن کی سند کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ مسلم مجاہدینِ آزادی نے اور مسلمانوں کے رہنماؤں نے ملکِ عزیز کی آزادی اور اس کے وقار کی بحالی کیلئے نہ صرف قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں بلکہ پھانسی کے پھندے کو چومنے میں بھی جھجھک محسوس نہیں کیں اور آج یہ ظالم جن مدارس و مساجدوں کو دہشت گردی کا اڈہ قرار دیتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ یہی تو وہ اسلامی مدرسے ہیں جنہوں نے مجاہدینِ آزادی کو جنم دیکر

ہندوستان کو آزاد کرایا تھا اور یہی وہ دینی ادارے ہیں جنہیں امامِ حریت حضرت شیخ الہندؒ جیسے جنگِ آزادی کے قائدِ اعظم کو پیدا کیا تھا، یہی وہ مدرسے ہیں جہاں سے امن وسلامتی کا پیغام نشر ہوتا ہے اور جنہیں حضرت مدنی جیسے مردِ مجاہد کو ہندوستان کی دھرتی پہ جنم دیا تھا اور جن کی تعلیمات سے متاثر ہوکر اشفاق اللہ خان سے پھانسی کا پھندا چوما تھا، کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ آج انہیں روشنی کے میناروں کو دھشت گردی کی پناہ گاہ کا الزام لگا کر سرزمینِ ہند سے ان کو مٹا دینے کے درپے ہیں، انگریز سامراج کی طرح اس بدنام زمانہ حکومت کے دل میں بھی ان مدارس کا وجود کھٹکتا ہے، وہ سمجھتی ہے کہ جب تک ان مدارس ومساجدوں کا وجود برقرار ہے تمہیں اپنے عزائم ومقاصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی، اس سے قبل بھی اسلام کو جڑ سے مٹانے کی کوششیں باطل کی جانب سے کی جاتی رہی ہیں، بلاشبہ انہوں نے اسلامی سلطنتوں اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا، مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکے پھر تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کا جو زوال ہوا، وہ بھی سامنے ہے، آج ان کا نام ونشان تک موجود نہیں ہے، اور یہی حشر ان کا بھی ہوگا جو اسلامی مدارس ومساجدوں کو دھشت گردی کا اڈہ قرار دیتے ہیں۔

سوال:- کیا اس سے پہلے بھی مسلمان اپنے دین ومذہب کی خاطر قربانی دے چکے ہیں یا نہیں؟

جواب:- آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کی زندگی کا دارو مدار صرف اور صرف دین وایمان پر ہے اگر یہ ہی باقی نہ رہا تو مسلمان

جی کر ہی کیا کریگا، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں نمایاں کردار ادا کرنیوالے کم وبیش پانچ لاکھ مسلمانوں نے اپنے دین وایمان کی بقاء وتحفظ اوراپنے وطنِ عزیز کی آزادی کی خاطر پھانسی کا پھندا چوما تھا، اور آج ہم مذہب کی آزادی اور دینی مدارس ومساجدوں اور سیکولر کردار کیلئے ہم بھی میدان میں ہیں ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر اپنے مذہب کے اوپر حملہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے اس کے لئے ہم ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔

سوال:- واقعی دھشت گردی ایک بُری چیز ہے اور کچھ لوگ خود دھشت گردی کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں سے اس کا رشتہ جوڑنے میں ذرا بھی جھجھک محسوس نہیں کرتے اب فیصلہ کیجئے کہ دھشت گردی کا خاتمہ اور فرقہ پرستوں کی جڑیں کاٹنے کا کیا ہتھیار ہے؟

جواب:- بھائی جان، دیکھئے یہ مسئلہ صرف مسلمانوں ہی کا نہیں بلکہ تمام سیکولر نواز جمہوریت پسند پارٹیوں اور ہر محبِّ وطن کا فریضہ اور وقت کا تقاضہ ہے کہ وہ اتحاد واتفاق کی کشتی میں صف آرا ہو کر عبادت گاہوں اور جمہوریت، قانون وانصاف کا تحفظ کریں، اور اس کے لئے جو بھی قربانی دینی پڑے تو دل وجان سے قدم بڑھائیں۔

سوال:- ماشاءاللہ، بہت خوب آپ نے ہمیں مدارس کے تحفظ کیلئے بیدار کیا ہے۔یقیناً اب تو اور زیادہ مدارس ومساجدیں تعمیر کر کے ان کے پروپیگنڈے کو کچل ڈالیں، اچھا اجازت دیجئے۔ السلام علیکم۔

جواب:- خدا حافظ۔ وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

حضرت موسیٰ علیہ السلام

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال:- آج عرصہ دراز کے بعد آپ کے دیدار ہورہے ہیں کہاں رہتے ہو؟

جواب:- ہاں بھائی، آپ کی بات اپنی جگہ مسلّم ہے، اس لئے کہ اب میں جامعہ بدرُ العلوم گڑھی دولت میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور آپ جانتے ہی ہیں کہ جامعہ کا تعلیمی نظام کس قدر سخت ہے۔

سوال:- ماشاء اللہ بہت اچھا، آپ نے جامعہ بدرُ العلوم میں داخلہ لیا ہے جامعہ کی تعلیم اور اس کا نظم ونسق تو واقعی محتاجِ تعارف نہیں، خیر میں کچھ معلومات کیلئے حاضر ہوا ہوں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نامی موسیٰ کس نے رکھا، اور کب رکھا گیا؟

جواب:- ضرر دشمن سے کیا پہنچے، مقدر میں جو عزت ہو
بڑی توقیر سے موسیٰ رہے، فرعون کے گھر میں

جی ہاں، سنئے فرعون کی گھر والی حضرتِ آسیہ نے رکھا، اور یہ اس وقت رکھا گیا جب فرعون اپنے خدام کے ساتھ دریا کے کنارے گھوم رہا تھا، اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تابوت یعنی چھوٹا سا صندوق پانی کی

Scanned by CamScanner

سطح پر لکڑیوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا، انہوں نے اس صندوق کو نکال کر کھولا تو اس میں چاند سے چہرے والا ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ حضرت آسیہ کو کہا گیا کہ اس کا نام رکھدو تو آسیہ نے آپ کا نام اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے موسیٰ رکھا، مو کے معنیٰ پانی اور سیٰ کے معنی لکڑی۔

سوال:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف کتنے سال ہوئی؟

جواب:- حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہوئی۔

سوال:- دنیا میں کل کتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے؟

جواب:- بھائی جان، دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام تشریف لائے۔

سوال:- اچھا جناب، میں نے آپ کو بہت زحمت دی اور بھی کچھ معلومات کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ وقت اجازت نہیں دیتا انشاء اللہ موقع بموقع اسی طرح ملاقات ہوتی رہیگی اچھا جناب رخصتی کی اجازت دیجئے۔ السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

اسلام مسلمان، اور دہشت گردی

سوال:- السلام علیکم، بھائی فوزان صاحب۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، میاں حماد صاحب۔

سوال:- کہو، جناب کیسی گذر رہی ہے؟

جواب:- کیا بتاؤں جب سے فرعونِ وقت دنیا کی سُپر پاور طاقت امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ ہوا، تو دنیا کا نظام ہی بدل چکا ہے، ہر آدمی خوف وہراس مایوسی و بے چینی کے مجھدار میں زندگی گذار رہا ہے، ممالکِ اسلامیہ کا ایک ملک افغانستان، لقمۂ اجل بن چکا ہے اب نہ معلوم یہ بھیڑیا کس ملک کو اپنا شکار بناتا ہے۔

سوال:- بھائی صاحب، تو تمہیں حیرانی کیوں ہے؟

جواب:- ارے بھائی دیکھتے نہیں کہ افغانستان کی مجبور و بے کس قوم وافراد پر دہشت گردی کا الزام تھوپ کر کس طرح بم و میزائیل کا نشانہ بنایا گیا، اور کتنے افراد سپرد خاک ہو گئے اب تمام مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام دیکر انہیں آلام، ومصائب کی زنجیروں میں کسا جا رہا ہے۔

سوال:- تو کیا مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتے اور انکا مذہب اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا اور جہاں پر بھی دہشت گردی ہو رہی ہے اس میں مسلمانوں کا نام سرِ فہرست نہیں رہتا؟

جواب:- جناب والا، تم نے یہ سب کیسے تصور کرلیا۔

Scanned by CamScanner

سوال:- یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے، آج کل ٹی وی، ریڈیو، اخبارات میں منٹ، منٹ کی خبریں نشر ہوتی ہیں؟

جواب:- جناب، تمہاری یہ باتیں سب ٹھیک ہیں، تمام نشریات کو میں بھی بہت ہی انہماک سے سنتا ہوں لیکن تمہیں غور کرنا چاہئے کہ میڈیا پر کس کا تسلط ہے اور کیوں مسلمانوں کو سرفہرست پیش کیا جارہا ہے۔

سوال:- بھائی جان، مجھے معلوم نہیں، ذرا تفصیل سے ان تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالیئے تاکہ ہمارا اعتراض ختم ہوجائے، اور دشمنِ اسلام بے نقاب ہوجائے؟

جواب:- سنو، جب سے اسلام پھلا اور پھولا اور اسلام کی دنیا میں بہار آئی تو باطل کی نیند حرام ہوگئی، اسلام اور مسلمانوں کو دنیا کی صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے لوگوں کو ورغلایا، طاقت کے بل بوتے پر انہیں ظلم کا نشانہ بنایا گیا، اور ان کے خلاف تدبیریں اپنائیں گئیں آج بھی دشمنانِ اسلام اپنی مکاری اور چال بازی کے جال میں وہی حربے استعمال کررہے ہیں، تاکہ دنیا کی نگاہوں سے اسلام کی وقعت ختم ہو جائے اور پوری دنیا متحد ہوکر اسلام کا نام ونشان ہی ختم کردے یہی وجہ ہے کہ ہر طرف سے بس ایک ہی آواز سننے کو ملتی ہے کہ آج فلاں جگہ اتنے مسلمان دہشت گرد پکڑے گئے اتنے ہلاک ہوگئے، فلاں جگہ پر بم وسفوٹ ہوا، اس میں فلاں گروپ کے مسلمانوں نے ذمہ داری قبول کی، یہ سب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش ہے جس کی رہبری اور قیادت بحکم صیہونی امریکہ کررہا ہے۔

Scanned by CamScanner

سوال:- تو کیا یہ ظلم نہیں اور ظلم کے خلاف ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:- یہ سراسر ظلم ہے اور ظلم کے خلاف ہم سب کو اتحاد کی کشتی میں صفِ آراء ہوکر ان ظالم اور فتنہ پروروں کی جڑیں کاٹ کر صفایا کر دینا چاہئے۔

سوال:- کیا آپ کی کوئی آواز ہے ظالم کے خلاف؟

جواب:- جی ہاں ضرور میری ایک صدا ہے۔

سوال:- کیا آپ ہمیں بھی بتا سکتے ہیں؟

جواب:- میرا کہنا ہے کہ اے انسانیت کے خلاف ننگا ناچ ناچنے والے اے انسانیت کے خون سے ہولیاں کھیلنے والے اپنی حرکتوں سے باز آجا، ورنہ یادرکھ کل بھی تیرا منھ کالا ہوا تھا، اور آئندہ بھی تیری انا کو کتوں اور چیلوں سے نچوایا جائیگا، او ظالم تیری بدبو سے کل نہ صرف بری مخلوق کو پریشانی ہوئی بلکہ بحری مخلوق نے بھی تجھے اپنی کائنات میں جگہ دینے سے انکار کردیا اور سمندر کی موجوں نے تجھے ایک کوڑا کرکٹ سمجھ کر باہر پھینک دیا، اور یہیں پر بس نہ کیا بلکہ قدرت نے تجھے دنیا کی عبرت کیلئے نمونہ بنا کر دنیا کے عجائب خانہ مصر میں ڈال دیا کہ تیرے جیسے بد بوصفت انسان جب بھی اپنا سر ابھاریں تو تیری عاقبت سے سبق لیں۔

سوال:- بھائی حماد آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے دشمن کے عزائم اور ظالم کے انجام سے ہمیں روشناش کرایا، انشاء اللہ آئندہ بھی آپ سے رابطہ برقرار رہیگا۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔ السلام علیکم

جواب:- وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

فنِ تجوید کا تاریخی مکالمہ

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال:- مزاجِ گرامی؟

جواب:- الحمدللہ آپ کی دعائیں شامل ہیں۔

سوال:- بڑی مدت کے بعد آپ کی تشریف آوری ہوئی کافی دنوں کے بعد آپ سے نیاز حاصل ہوا؟

جواب:- جی ہاں، دراصل میں نے بڑی کشمکش اور حالاتِ حاضرہ پر نظر رکھتے ہوئے حصولِ تعلیم کے لئے جامعہ عربیہ سراج العلوم کے شعبۂ تجوید وقرأت میں باضابطہ ایڈمیشن کرالیا ہے، جس کے باعث دوسرے امور سے دلچسپی ختم ہوگئی ہے اور فنِ تجوید وقرأت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔

سوال:- واقعی قاری صاحب، آپ نے تو میرے دل کی ترجمانی کردی، یعنی میرے آج کے سفر کا مقصد صرف فن تجوید وقرأت سے متعلق ہے، ویسے تو احقر کا جامعہ عربیہ سراج العلوم سے گہرا تعلق ہے، اور آنا جانا کثرت سے ہوتا رہتا ہے، لیکن آج کا سفر صرف اور صرف تجوید کے متعلق ہے، اور آپ بھی ماشاء اللہ فنِ تجوید کی تکمیل کررہے ہیں، میرا یہ سوال ہے کہ اکثر مدارسِ اسلامیہ میں فنِ تجوید وقرأت

Scanned by CamScanner

پڑھائی جاتی ہے، آپ مجھے تفصیل کے ساتھ یہ بتائیں کہ تجوید کی ابتداء کہاں سے ہوئی، کیا یہ بھی قرآنِ کریم کی طرح مُنزّل من اللہ ہے اور علومِ شرعیہ میں سے ہے، یا اپنی طرف سے لوگوں نے اصول وضوابط وضع کرلئے ہیں، اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ قرآنِ کریم کو تجوید سے پڑھنا واجب ہے۔

جواب:- حقیقت تو یہ ہے کہ میں اپ کو سیدھا سادھا آدمی سمجھ رہا تھا لیکن آپ نے بہت جامع اور تاریخی سوال کیا، خیر آپ بالکل مطمئن رہیں، آپ کے ہر سوال کا جواب دوں گا، احقر کو بھی اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ ہے، اور پھر میرے استاذِ محترم بھی سمندرِ علم ازہر الہند مادر علمی دار العلوم دیوبند سے نسبت رکھتے ہیں اچھا ذرا، کان کو کشادہ کیجئے اور سن لیجئے علم تجوید علوم شرعیہ میں سے ہے اور قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا شرعی واجب ہے، نیز یہ بعد کے لوگوں کی ایجاد نہیں ہے، بلکہ مُنزّل من اللہ ہے، اور کیوں نہ ہو، جب کہ اللہ رب العزت نے اسی کلام اللہ شریف میں "ورتل القرآن ترتیلا" کے ذریعہ تاکید سے ترتیل وتجوید کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل فرض ہے۔

سوال:- قاری صاحب، آپ نے بالکل صحیح فرمایا، لیکن آج کا زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ دوسرے امور میں ترقی کی طرف گامزن ہے، دینی تعلیم کی طرف گنے چنے لوگ نظر آتے ہیں اور ان میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں مگر تجوید سے واقفیت نہ ہونے

Scanned by CamScanner

کی وجہ سے قرآنِ کریم کو صحیح نہیں پڑھتے ، تو ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟

جواب:- تجوید کے خلاف قرآنِ کریم پڑھنے والا ، اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ، اور جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے یقیناً وہ گنہگار ہے ، اس لئے اتنا علم تجوید سیکھنا جس سے قرآنِ پاک صحیح پڑھ سکے فرضِ عین قرار دیا ہے۔

سوال:- واقعی یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب تک کسی چیز کا مشاہدہ نہ کرلیا جائے ، اس وقت تک اس کے لطف اندوز کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی ، کافی عرصہ سے میں اس جلیل القدر ، عظیم الشان فنِ تجوید و قرأت کے متعلق گفتگو سنتا ہی تھا مگر آج جب کہ فنِ تجوید کی اہمیت کھل کر میرے سامنے آگئی تو میرے دل نے "وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ ، مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِمٌ" کا اعتراف کر لیا ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ ہمیں بھی قرآنِ کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے ، جس پر کامیابی کا وعدہ ہے ، اچھا اجازت دیجئے خدا حافظ ، السّلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

''مسلمانوں کا پلیٹ فارم جمعیۃ علماء ہند''

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

سوال:- عافیت تو ہے؟

جواب:- بس آپ جیسے کرم فرماؤں کی دعاؤں سے جی رہا ہوں۔

سوال:- آپ کو تو بہت ہی جلدی ہے میں تو کسی غرض سے حاضر خدمت ہوا تھا، لیکن آپ تو میرے سلام کا جواب بھی چلتے چلتے ہی دے رہے ہیں، کوئی ناراضگی تو نہیں خیر تو ہے؟

جواب:- کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اس جدید دور میں فرقہ پرست عناصر طاقتیں، سر ابھارے ہوئے ہیں جس نے تمام مسلمانوں اور اقلیتوں کو بے چین کر دیا ہے، یہ فسطائی تنظیمیں مسلمانوں کے حقوق، اور ان کے مذہب کے اوپر حملہ کر رہی ہیں اور ہندوستانی مسلمانوں کو ہراساں کرنے کی منظم سازشیں کر رہی ہیں۔

سوال:- ارے بھائی آپ تو بہت ہی جلدی جلال میں آ گئے، آخر وجہ کیا ہے ہمیں بھی تو کچھ معلوم ہونا چاہئے یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ آزادی کے بعد جب سے فرقہ پرست اور فتنہ پروروں کے ہاتھ کرسئ اقتدار آئی، جب سے اس ملک کی جمہوریت ختم ہوتی جا رہی ہے، اور فرقہ پرست فسطائی طاقتیں پروان چڑھی ہوئی ہیں، لیکن میرے محترم میں جس غرض سے حاضر خدمت ہوا تھا اس کو تو آپ نے نظر انداز ہی

Scanned by CamScanner

کردیا،کم سے کم میری بات کا جواب تو دیجئے۔

جواب:- جی ہاں،فرمایئے آپ کہنا کیا چاہتے ہیں،انشاءاللہ آپ کے حکم کی تکمیل کی جائے گی۔

سوال:- معلوم یہ کرنا ہے کہ،اس جدید دور میں،اس گلشنِ ہند، سحرِ چمن ہندوستان میں جس کو ہم نے اپنے خون کی ندیاں بہا کر انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرایا تھا،آج اس سحرِ چمن میں غیروں کا اقتدار ہے،تو کیا اس وقت بھی مسلمانوں کی کوئی ایسی جماعت ہے، جس کو علمی و عملی حیثیت و مرکزیت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ جماعت اور وہ تنظیم اتنی طاقت وصلاحیت رکھتی ہو،کہ مسلمانوں کے ریزرویشن،اور مسلمانوں کے بنیادی حقوق کے متعلق پرزور آواز بلند کرے،اور اپنے دینی اداروں ،عبادت گاہوں کے اوپر آنچ آنے سے روکے،اور فرقہ پرست جماعتوں کا منہ توڑ جواب دے سکے؟

جواب:- کیوں نہیں،میرے محترم آپ کہاں سوئے ہوئے ہیں، کیسی غفلت کی زندگی آپ گزار رہے ہیں،ایسی جماعت کہ جس نے اس محبِّ وطنِ عزیز ہندوستان کو انگریزی اقتدار سے پاک کیا ہے،اور ہر طرح کی دہشت گردانہ سرگرمیوں اور فرقہ پرست طاقتوں کا میدان میں آکر مقابلہ کیا،آپ کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے، یہ تنظیم اور یہ جماعت جمعیۃ علماء ہند کی جماعت ہے،جس کی گواہی بین الاقوامی دنیا کی تاریخ ہر صدی میں دیتی رہے گی،اور جس نے انگیریز سامراج جیسے فتنہ پروروں کی جڑیں کاٹ کر ہندوستان کو آزاد کرایا۔

Scanned by CamScanner

سوال:- جمعیۃ علماء ہند کا قیام کس مقصد کے لئے عمل میں لایا گیا، اس کی ضرورت کیوں پیش آئی اور یہ کب سے میدان میں آئی؟

جواب:- جمعیۃ علماء ہند کے قیام کا مقصد دراصل مسلم معاشرے میں اصلاح کرنا اور وطن عزیز ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرانا جمعیۃ العلماء ہند نے اس ولی اللہ تحریک کو آگے بڑھایا جمعیۃ علمائے ہند کا قیام ۱۹۱۹ء کو عمل میں آیا۔

سوال:- اچھا محترم یہ بتائیں کہ ہندوستان میں جب جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے تو اس وقت سب سے پہلے انگریزوں کے خلاف مکمل آزادی کی آواز کس نے اٹھائی؟

جواب:- جناب والا، سب سے پہلے مکمل آزادی کا نعرہ جمعیۃ علمائے ہند نے بلند کیا تھا اس سے پہلے محض جزوی مطالبات کئے جاتے تھے، جمعیۃ علماء کا ساتواں اجلاس ۱۹۲۶ء کو کلکتہ میں مولانا سید سلیمان ندوی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا جس میں پہلی مرتبہ کامل آزادی کی تجویز منظور کی گئی تھی!

سوال:- جمعیۃ علماء کیا کسی ایک جگہ مقیم ہے، یا پورے ہندوستان میں اپنے بال و پر بچھائے ہوئے ہے؟

جواب:- جمعیۃ علماء مسلمانوں کی ایک فعّال اور حسّاس تنظیم ہے جو شروع ہی سے مسلمانوں کی قیادت اور باغ ڈور سنبھالے ہوئے ہے اور اپنی دیرینہ روایات کو زندہ رکھتے ہوئے آج بھی ہندو مسلم اتحاد کو

---

(۱) جمعیۃ علماء کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

فروغ دینے اور قومی وملی اتحاد کو مضبوط کرنے کیلئے عمل پیرا ہے جو پورے ملک میں اپنی داغ بیل پھیلائے ہوئے ہے جمعیۃ علماء پورے ملک کے تحفظ اور بقاء کیلئے ہر طرح کی جدو جہد کرتی آرہی ہے اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں صوبہ در صوبہ ضلع در ضلع اپنا تسلط قائم کئے ہوئے ہے۔

سوال:- جمعیۃ علماء ہند کے موجودہ صدر کون ہیں، اور ہمارے صوبہ............ کے صدر اور اس تاریخی شہر............... کے صدر جمعیۃ علماء کون ہیں؟

جواب:- جمعیۃ علماء ہند کے موجودہ صدر، امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہٗ ہیں اور ہمارے صوبہ...... .... کے صدر جناب............صاحب دامت برکاتہ ہیں اور اس تاریخی شہر کے موجودہ صدر جمعیۃ علماء حضرت مولانا............ صاحب دامت برکاتہم ہیں یہ حضرات محتاجِ تعارف نہیں انہوں نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھا جائے انہوں نے ملک وملت کیلئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں جن کے کارناموں سے متاثر ہو کر ہم جا بجا فخر کیساتھ یہ کہیں گے کہ۔

تمہاری پشت پر ہندوستان کا ہر مسلمان ہے
پکاروگے تو وہ میدان میں آکر دکھادیگا
تمہارے حکم پر بھارت کی سب جیلوں کو بھر دیگا
تمہارے اک اشارے پر وہ اپنا سر کٹا دیگا

Scanned by CamScanner

اور ہونا بھی چاہیے اسلئے کہ مسلمان اور بُزدلی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی، مسلمان بہادر قوم ہے اس نے ملک کے چپہ چپہ پر اپنا خون دیکر آزادی حاصل کی ہے اور یہ سب جمعیۃ علماء ہند کی آواز کا مجموعہ ہے ہمیں آج بھی جمعیۃ علماء کی آواز میں آواز ملا کر چلنا چاہئے اور جس وقت بھی آواز دے ہمیں لبیک کہہ کر قدم بڑھانا چاہئے اور اس بات کا عہدو پیمان کریں کہ دین و مذہب اور اس کی تعلیم ہمارا بنیادی حق ہے اگر اس پر کوئی آنچ آتی ہے تو جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں اس کا مقابلہ کرنے کیلئے سینہ سپر رہیں گے۔

سوال:۔ انشاء اللہ ہم آج ہی سے عہدو پیمان کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں گے، جب ضرورت ہوگی تو انشاء اللہ اپنی جان کو قربان کردیں گے۔ خدا حافظ۔ السلام علیکم۔

جواب:۔ وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

پانچوں نمازوں کا ثبوت

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال:- کہیے مولانا کیسے مزاج ہیں؟

جواب:- الحمد للہ، جناب والا آپ کی دعائیں شاملِ حال ہیں۔

سوال:- مولانا آپ کو تو بہت ہی جلدی ہے کیا بات کوئی نکاح وغیرہ پڑھانے کیلئے تشریف لے جارہے ہو یا کوئی اور پروگرام ہے؟

جواب:- جناب والا، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آج ہمارے جامعہ عربیہ سراج العلوم کا سالانہ جلسہ ہے اس میں شرکت کیلئے جارہا ہوں۔

سوال:- جلسہ کا کوئی فائدہ؟

جواب:- کیا آپ جانتے نہیں یہ مدارسِ اسلامیہ میں جو اجلاسِ عام منعقد کیے جاتے ہیں یہ مسلمانوں کی روح ہیں اور ان سے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور اس سے امتِ مسلمہ کی ساکھ اور ملی تشخص باقی رہتا ہے، آج ہمیں بیحد خوشی ومسرت ہے کہ ہمارے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی دعوت پر اس اجلاس میں ازہر الہند دار العلوم دیوبند سے پیر وطریقت حضرت مولانا............ صاحب دامت برکاتہم تشریف فرما ہیں جو پیاسی امت مسلمہ کو اپنے مواعظِ حسنہ سے مستفیظ

فرمائینگے، ایسی دینی مجلس میں اگر آپ بھی شریک ہو جائیں تو نورٌ علیٰ نور۔

سوال:- مولانا کیوں نہیں، بھلا جس سے اتنے لوگوں کو فیض پہنچے میں پیچھے کیوں رہوں بلکہ میں تو دل و جان سے شرکت کا متمنی ہوں اور پھر دارالعلوم دیوبند جو پوری دنیا میں ہماری نمائندگی کرتا ہے دارالعلوم کا تو نام ہی سن کر بدن میں ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلو؟

جواب:- جی ہاں جناب والا چلو آپ بھی ساتھ چلو کیونکہ ایسی دینی محفل میں شرکت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر نیکی مرحمت فرماتے ہیں اور مزید بات یہ ہے کہ تمام حاضرینِ مجلس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

سوال:- بہت اچھا خوشی میں اور اضافہ ہوا ماشاءاللہ مولانا چلتے چلتے میں آپ سے دینی امور کی چند باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں کیا آپ زحمت اٹھائینگے؟

جواب:- ارے بھائی کیوں نہیں ہمارا تو دینی فریضہ ہے کہ جو بات یاد ہو دوسروں تک ضرور پہنچاؤ، اللہ کے پیارے حبیب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بَلِّغُوا عَنِّي وَ لَوْ اٰيَة، کہ پہنچاؤ میری جانب سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

سوال:- فجر کی نماز سب سے پہلے کس نے پڑھی اور کب پڑھی گئی؟

جواب:- سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے

پڑھی اور یہ نماز اس وقت ادا کی جب آپ جنت سے نکل کر باہر تشریف لائے اور رات کی تاریکی کے بعد صبح ہوئی۔

سوال:- سب سے پہلے ظہر کی نماز کس نے ادا کی؟

جواب:- ظہر کی نماز زوالِ آفتاب کے بعد حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی جب آپ کو اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا تھا۔

سوال:- عصر کی نماز سب سے پہلے کس نے پڑھی؟

جواب:- عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت پڑھی جب آپ مچھلی کے پیٹ سے صحیح سالم نکلے اور دوبارہ زندگی پائی۔

سوال:- سب سے پہلے مغرب کی نماز کس نے پڑھی اور کس وقت میں ادا کی؟

جواب:- مغرب کی نماز بطورِ شکریہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ادا کی۔

سوال:- عشاء کی نماز سب سے پہلے کس نے ادا کی؟

جواب:- عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادا کی اور اب تمام امتِ مسلمہ پر پانچوں نمازیں فرض ہیں۔

سوال:- ماشاء اللہ، باری تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے، آپ نے میری پیاس بجھائی، اچھا اجازت۔ السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام

Scanned by CamScanner

چھبّیس جنوری

سوال:- السلام علیکم، مولانا کیا حال ہے؟

جواب:- وعلیکم السلام، بھائی شکیل، اللہ کا کرم اور احسان ہے آپ بھی خیریت سے ہیں یا نہیں۔

سوال:- مولانا کیا بتاؤں سیاست میں خیریت کا نام ونشان ہے ہی نہیں، خیر، مولانا آج میرا کئی جگہ جانے کا اتفاق ہوا اکثر جگہ ۲۶ جنوری کا تقریبی پروگرام دیکھا تو جی چاہا کہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اس محبّ وطن عزیز ہندوستان کی تاریخ وتحریکِ انقلاب اور اس کے کارناموں نیز اس کی تہذیب وتمدّن اور ثقافتی کارناموں پر روشنی ڈالیں کیونکہ سیاسی لوگوں سے زیادہ معلومات مولوی کو ہی ہوتی ہے؟

جواب:- بھائی شکیل، آپ نے صحیح فرمایا، واقعی آج یومِ جمہوریہ ہے ہم لوگوں کا یہاں جمع ہونا بھی اس کی شہادت ہے یہ گلشنِ ہند جو صدیوں سے انگریزوں کا غلام رہا ہے انتھک کوششوں کے بعد اگست ۱۹۴۷ء کو افقِ ہند پر آزادی کا سورج طلوع ہوا تھا اور پھر حصولِ آزادی کے بعد ملک کے معماروں اس کے مخلص بہی خواہوں اور آئین کو ترتیب دینے والے روشن دماغ دانشوروں نے اس ملک کی گنگا جمنی دیرینہ

روایات کو برقرار رکھنے کیلئے اس کے سیکولر اور جمہوری نظام اور اس کے قواعد وضوابط کو اسی تاریخ یعنی ۲۶ جنوری میں تیار کیا تھا، ہمارا یہ ملک صدیوں سے تہذیب وتمدن اور مذہب کی آزادی کیلئے بین الاقوامی دنیا میں مشہور رہا ہے مگر آج چند سیاسی پارٹیوں کی وجہ سے فرقہ پرست طاقتیں اقتدار پر قابض ہوگئی ہیں اور وہ دستور میں دیئے گئے حقوق اور اس کے جمہوری سیکولر نظام کی دھجیاں اڑا کر ملک کے سیکولر بنیادی ڈھانچے کو برباد کر رہی ہے جس سے پورے ملک کا امن و امان رخصت ہو چکا ہے، یہ حالات بتا رہے ہیں کہ یہ وقت ملک کی سالمیّت اور ہندوستان کی خوبصورت رنگارنگی تہذیب اور اس کے حُسن کو تباہ و برباد کردیگا۔

سوال:- مولوی صاحب، جوش میں آنے کی کیا بات ہے، میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ ہندوستان کی تاریخ وتحریک اور اس کی خدمات نیز اس کی بلندی پر روشنی ڈالیں گے، حالانکہ ہندوستان کی جمہوریت ابھی باقی ہے قانون وضابطہ اپنی جگہ صحیح ہے اور موجودہ حکومتِ ہند قوم وملت کیلئے جو کام کر رہی ہے وہ قابلِ داد اور تحسین ہے لیکن آپ کا اشارہ اس کے برعکس ہے آپ قانون کے دائرے میں آکر بات کیجئے؟

جواب:- جناب شکیل صاحب، آپ سیاسی پارٹی کے ایک اہم رکن ہونے کی حیثیت سے اچھی طرح جانتے ہیں اور میں ملک عزیز ہندوستان کے ایک شہری اور سپوت ہونے کی حیثیت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ ملک کی آزادی میں اور اس محبِ وطن عزیز ہندوستان کی قسمت

جگانے میں مسلمانوں کا جتنا خون بہا ہے، دیگر پارٹیوں اور کسی قوم کا اتنا پسینہ بھی نہیں بہا ہے، کس قدر شرمناک یہ رویہ کہ جن کو ہم نے ملک کی آزادی اور ہندوستان کی سلطنت کو گلدستہ کی شکل میں عطا کی تھی آج یہ ملک کے نمک خور انگریزوں کے دلال فرقہ پرست جماعتوں کے رہنماء ملک کے اقتدار پر بیٹھے تعصب اور غیر جانبداری کے شکار ہو کر ملک کے سیکولرزم اور جمہوریت کو مٹا دینے میں مصروف ہیں اور یاد رکھو یہ مسئلہ صرف مسلمانوں کا ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے نظام اور ڈھانچے کا ہے، اب فیصلہ کرنا ہوگا کہ ملک گاندھی جی اور ملک کے آئین کو ترتیب دینے والے روشن دماغ دانشوروں کے راستہ پر چلے گا۔ یا آر، ایس، ایس، کی فرقہ پرستی اور دہشت گردی پر

پہلے یہ طئے کرو کہ وفادار کون ہے
پھر وقت خود بتائے گا غدار کون ہے

سوال:- مولوی صاحب، آپ کیسے اشتعال انگیز اور قوم کو گرما دینے والے بیانات دیتے ہو سنئے، یہ ملک ہندوستان آئینی اعتبار سے جمہوریت اور سیکولرزم کا پابند ہے اور ہر سیاسی پارٹیاں یہاں تک کہ بھارتیہ جنتا پارٹی بھی جمہوریت اور سیکولرزم کے نعروں کے ساتھ کرسی اقتدار تک پہنچی ہے اور آر، ایس، ایس، ہماری ایک حساس اور فعال تنظیم ہے، جو حکومتِ ہند کا شانہ بشانہ ساتھ دیتی ہے؟

جواب:- میں تو آپ کو بڑا سمجھدار تصور کرتا تھا جبکہ ہر محبِّ وطن ہندوستانی جانتا ہے کہ بی، جے، پی، آر، ایس، ایس، کا سیاسی بازو

ہے، منزل دونوں کی ایک ہندو راشٹر کا قیام ہے اور آر، ایس، ایس، تو ایک ایسی فسطائی اور دہشت گرد تنظیم ہے جس کے ہاتھ گاندھی جی کے خون سے آلودہ اور بابری مسجد کے انہدام میں ملوث ہیں گجرات کا سانحۂ ارتحال بھی ان کی سوچی سمجھی سازش اور سیاست کا جزو ہے، یاد رکھو یہ ملک کسی ایک مذہب یا کسی خاص نظریہ کی جاگیر نہیں ہے بلکہ یہ ملک سب کا ہے دستور نے سب کو حقوق برابر دئے ہیں مسلمانوں نے ہندوستان کی آزادی کو دان کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اپنے بلیدان کی بنیاد حاصل کی ہے اس لئے ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ، دستورِ ہند سے حاصل اپنے مذہبی اور تعلیمی حقوق کی حفاظت کیلئے قانون اور دستور کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں، ہم نے ملک وملت کیلئے پہلے بھی قربانی دی ہیں اور آئندہ بھی جب ضرورت پڑے گی ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ ملک کیلئے وقف ہے، آزادی کی لڑائی میں کل ہم تنہا کھڑے ہوئے تھے، اور آج آزادی کی بقاء اور سیکولر کردار قانون وانصاف کے تحفظ کیلئے ہم میدان میں ہیں۔

سوال:- اچھا مولوی صاحب، فی الحال میرے پاس وقت نہیں ہے ابھی اور پروگرام میں بھی جانا ہے اجازت دیجئے، پھر ملاقات ہوگی۔ السلام علیکم۔

جواب:- اب کہاں دُم دبا کر بھاگتے ہو اگر حق بات سامنے آئی تو دوسرے پروگرام یاد آگئے اگر ایسا ہی ہے تو جایئے۔ خدا حافظ۔ وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

پندرہ اگست

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

سوال:- مولوی صاحب، آج تو بہت ہی خوش وخرم نظر آرہے ہو، کہاں کا ارادہ ہے، یا کسی پروگرام کو زینت بخشنے کیلئے تشریف لے جارہے ہو؟

جواب:- ارے بھائی، بڑے تعجب کی بات ہے، آپ ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی اس کی تاریخ وتحریکِ انقلاب سے بے خبر ہو، جب کہ یہ بات وطن کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں دو دن یادگاری حیثیت اور قومی اہمیت رکھتے ہیں، ایک پندرہ اگست، دوسرا، ۲۶؍جنوری۔ پندرہ اگست کو صدیوں کی قربانیوں کے بعد ہندوستان کو آزادی کی بہاریں نصیب ہوئیں، اور ۲۶؍جنوری میں ہندوستان کا قانون عمل میں آیا۔

سوال:- مولوی صاحب، دراصل میرا موضوع دوسرا ہے جس کی وجہ سے تاریخ سے واقفیت نہیں ہے، البتہ دلچسپی ضرور رکھتا ہوں اسی لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے معلومات کروں کہ کتنی قربانیوں کے بعد ہندوستان کو غلامی سے نجات ملی تھی؟

جواب:- آج ہندوستان کی سالگرہ یعنی پندرہ اگست ہے آج آزاد

ہندوستان نے اپنی عمر کے پچپن مرحلے طے کر لئے ہیں اور یہ سب اُس دن کی یادگار ہے جو ڈیڑھ سو سال کی قربانیوں کی بعد ۱۹۴۷ء کو اس وطنِ عزیز ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے نجات ملی تھی اور اس محبِّ وطن پر آزادی کا سورج طلوع ہوا تھا، جو آج بھی اپنے اسلاف اور مجاہدینِ آزادی کی روایات کی یادگار ہے۔

سوال:- مولوی صاحب، یہ ہی سوال ایک مدت تک مجھے بھی ستا رہا تھا چونکہ تاریخ سے تھوڑی دلچسپی رکھتا ہوں اور پھر ہمارا ملک جو ڈیڑھ سو سال تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا ہندوستانی محبِّ وطن کے خون سے رنگا رنگ ہونے کے بعد اس ملک کو آزادی حاصل ہوئی تو کیا مولوی صاحب اس جنگِ آزادی میں مسلمانوں نے بھی کوئی ایسا کردار ادا کیا ہے جس کو تاریخی حیثیت حاصل ہو؟

جواب:- حقیقت تو یہ ہے کہ

اس ملک کی اگر حالت سنانے لگیں گے
تو پتھر بھی آنسو بہانے لگیں گے

محترم، آپ کو معلوم ہونا چاہئے ہندوستان کے مسلمان جنگِ آزادی کی صفِ اول کے مجاہدین ہیں، مسلمانوں نے بنیادی جنگ سے لیکر آزادی کی صبح تک اپنا امتیازی کردار جاری رکھا۔

چمن کے ذرّے ذرّے کو پلایا ہے لہو ہم نے
گلوں کی بات کیا خاروں کو بھی پیاسا نہیں چھوڑا

اور انگریزوں کا ہندوستان سے جنازہ نکال کر ہی دم لیا، ہم

نے اس ملک کے چپہ چپہ پر اپنا خون دیکر آزادی حاصل کی ہے یہ ملک ہمارے خون سے سینچا ہوا ہے۔

سوال:- مولوی صاحب، تو پھر حکومت ہند مسلمانوں کی قربانیوں کو فراموش کر کے انکے حقوق کو کیوں پامال کر رہی ہے، اسکا بنیادی نکتہ کیا ہے؟

جواب:- ملک جب آزاد ہوا تو ہمارے معمارانِ وطن اور آئین کو ترتیب دینے والے دانشوروں نے اس بات کا خاص طور سے اہتمام کیا تھا کہ، ہندوستان ایک ایسا سیکولر ملک ہو جس میں سب کے ساتھ مساوی اور منصفانہ سلوک ہو اور ہر مذہب کو آزادی ہو، لیکن افسوس کہ آپسی اختلافات کی وجہ سے ہندوستان پر ان لوگوں کا قبضہ ہو گیا ہے جن کا ملک کی آزادی میں کوئی کردار نہیں رہا۔

ملک کی کرسئ اقتدار پر بیٹھے، لکیر کے فقیر تعصب پرست افراد نے آر، ایس، ایس، کی تکمیل میں مدد کر کے پورے ملک کو بگاڑ اور انتشار کی دہلیز پر کھڑا کر دیا جس سے پورے ملک کی سالمیّت کو بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، یاد رکھو کل ہم نے ملک وملت کیلئے اور ملک کی آزادی کیلئے پھانسی کا پھندا چوما تھا اور آج ہم ملک کے بنیادی دستور و قانون وانصاف اور جمہوریت کی بقاء وتحفظ کیلئے اپنی جان کی بازی لگانے کیلئے تیار ہیں اور ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ، ملک کے سیکولر، کردار اور آئین وقانون میں تبدیلی نہیں ہونے دیں گے، نہیں ہونے دیں گے۔

Scanned by CamScanner

سوال:۔ مولوی صاحب، واقعی آپ نے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا، خیر عبرت کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ اچھا مولوی صاحب السلام علیکم۔

جواب:۔ وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

مدارسِ عربیہ اسلام کی چھاؤنیاں

سوال:- السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

سوال:- مولوی نوشاد صاحب، آپ کس کام میں مصروف رہتے ہو، بار بار زیارت کو جی چاہتا ہے مگر ملاقات سے محرومی ہی رہتی ہے؟

جواب:- ارے بھائی، میری مصروفیات کا اندازہ تو میرے لباس اور وضع قطع سے ہو ہی جاتا ہے میں اس وقت ایسی دینی درسگاہ علمی مرکز جامعہ مفتاح العلوم میں دینی اصلاحی تربیتی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں سرشار ہوں، تاکہ امتِ مسلمہ کے ان لوگوں کو دین سے آگاہ کراؤں جو غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔

سوال:- مولوی صاحب، میں بھی امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرد ہوں، میں بھی ایک بات سے واقف ہونا چاہتا ہوں، کافی عرصہ سے میرے ذہن میں یہ بات گردش کر رہی ہے کہ آج ملک کے گوشہ گوشہ میں مدارسِ عربیہ تعلیم کی طرف رواں دواں ہیں، تو کیا ماضی میں بھی اسلامی مدارس اور ان کے قائم کردہ اکابرین نے دین واسلام کی بقاء وتحفظ کیلئے کوئی قربانی دی ہیں یا نہیں؟

جواب:- داستاں آپ نے زیادہ لمبی چھیڑ دی، اچھا ذرا غور سے سنو، اور سمجھو، تاریخ کیا کہتی ہے، ان مدارسِ عربیہ اور ان کے قائم کردہ علمائے کرام نے ایسے نازک دور میں کہ جب برطانوی انگریز سامراج ہندوستان کے سینہ پر اپنے تسلّط اور اقتدار کا پنجہ گاڑنے کیلئے پوری

Scanned by CamScanner

قوت صرف کر چکا تھا، اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اپنے زہریلے اور مضر اثرات کے طوفان اٹھا رکھے تھے، کہیں عیسایت کی تبلیغ ہوتی تھی تو کہیں مذہب آریہ سماج کا پرچم لہرتا دکھائی دیتا تھا کہیں شرک وبدعت کی تعلیم دی جاتی تھی، ان سب فتنوں کا واحد مقصد یہ تھا کہ ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کا مکمل صفایا ہوجائے انگریز کے ظلم وستم سے اُس دور میں جب کہ دین واسلام پر چاروں طرف سے حملے ہورہے تھے اور ہندوستانی مسلمانوں کا ایمان خطرے میں پڑ چکا تھا، ٹھیک اُسی وقت میں امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثِ امین اور جانثار میدان میں کود پڑے اور ہر فتنہ کا منہ توڑ جواب دیکر ہر ظلم وستم کی زنجیروں کو توڑ کر مسلمانوں کو اپنے حقیقی مذہب کی طرف لانے کیلئے جگہ جگہ مدارسِ اسلامیہ کا جال بچھایا، آپ دیکھتے ہیں آج جو ہر جگہ قال اللہ قال الرسول بلند ہے اور اس ظلم کدہ کفر میں ایمان ویقین کی شمع ہدایت روشن ہے یہ سب مدارسِ عربیہ اور ان کے قائم کردہ اکابرین کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔

سوال:- مولوی صاحب، کیا ان مدارسِ عربیہ نے ہندوستان کی جنگ آزادی میں بھی کوئی کردار ادا کیا ہے، یا ان مدارس کے فرزندانِ توحید نے کوئی ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جس کو تاریخی حیثیت حاصل ہو؟

جواب:- ارے بھائی

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

ہندوستان میں سلطنت مغلیہ حکومت کے زوال کے بعد جب انگریزوں نے انڈیا پر مکمل تسلط جمالیا تو کم وبیش تین بار اور بالخصوص ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں اس قدر خونی ڈراما کھیلا گیا جس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، ایک ہندو مورخ میوارام گپتا نے لکھا ہے کہ، ایک اندازہ کے مطابق ۱۸۵۷ء جنگ میں کم وبیش پانچ لاکھ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئی تھیں اور مزید لکھا ہے کہ ان میں زیادہ تر بڑے بڑے علمائے کرام ودانشورانِ قوم تھے، اس وقت میں اگر چہ آزادی کا نعرہ بھی جرم تھا لیکن مسلمانوں کے رہنماء علمائے کرام نے اپنا امتیازی کردار آزادی کی صبح تک جاری رکھا جس کا نتیجہ آگے چل کر پندرہ اگست ۱۹۴۷ء کو صدہا قربانیوں کے بعد گلشنِ ہند کو آزادی کی بہاریں نصیب ہوئیں اور افقِ ہند پر آزادی کا سورج طلوع ہوا تھا جو آج بھی انہیں آزادی کی کرنوں کے ساتھ چمک رہا ہے، لہٰذا یہ سب انہی مدارسِ اسلامیہ کے فرزندانِ توحید کے خون کا رنگ ہے جو آج ہندوستان آزادی کی صورت میں روشن ہے۔

سوال:- واقعی مولوی صاحب، آپ نے تو میری آنکھیں کھول ڈالیں ہم تو اپنے دینی اداروں اور اپنے اکابرین کی قربانیوں کو بھلائے بیٹھے تھے، حالانکہ

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہلِ جنوں بتلائینگے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

اچھا مولوی صاحب اجازت دیجئے۔ خدا حافظ۔ السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء

سوال: - السلام علیکم مولانا، کیا بات کافی دنوں سے ملاقات نہیں ہو رہی ہے؟

جواب: - وعلیکم السلام، ارے بھائی وجہ کیا عرض کروں پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ ساتھ لگا ہوا ہے، لیکن آپ خلافِ معمول اس وقت یہاں کیسے؟

سوال: - مولانا، آپ کے پاس میرا حاضر ہونا کچھ مقاصد کا حامل ہے، میرے چند سوالات ہیں جن کا مجموعہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی ہے میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے ہندوستان پر ساڑھے آٹھ سو برس تک بہت ہی منصفانہ اور بڑی شان وشوکت سے حکومت کی تو انگریزوں کی کیسے جرأت و ہمت ہوگئی کہ وہ ہندوستان میں گھس کر کرسیٔ اقتدار تک پہنچ گئے؟

جواب: - جی ہاں آپ نے بہت اہم سوال کیا، گو وقت اجازت نہیں دیتا کہ اس طویل موضوع پر گفتگو کروں مگر نہ معلوم کب زندگی کی شام ہو جائے، دیکھئے دورِ اقتدار مغلیہ حکومت کے تاجدار سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ تک مغلیہ حکومت مستحکم و مضبوط رہی اُس وقت تک انگریزوں کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس محبِّ وطن ہندوستان کی طرف بدنیتی سے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھیں مگر بدقسمتی سے ہندوستان کی کہ،

Scanned by CamScanner

عالمگیرؒ کی وفات کے بعد مغلیہ حکومت بے جان ہوگئی تھی چنانچہ ۱۶۰۸ء میں برطانیہ سے انگریزوں کا ایک قافلہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے تجارت کی غرض سے آیا تھا۔

سوال:- جب انگریز نے ہندوستان میں قدم رکھا، مغلیہ حکومت تو اس وقت اقتدار پر تھی انگریز اپنے ناپاک عزائم و مقاصد میں کیسے کامیاب ہوگیا؟

جواب:- محترم، میں نے شروع میں کہا تھا کہ مغلیہ حکومت کمزور ہوگئی تھی انگریزوں کا پورا قافلہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور درخواست کی کہ ہم برطانیہ سے تجارت کی غرض سے آئے ہیں بادشاہ انگریزوں کی چال کو نہ سمجھ سکا اور تجارت کی اجازت دیکر کچھ علاقے بھی انگریزوں کے نام کردئے، اب انگریز نے نقاب اٹھا کر اپنا اصلی چہرہ کھولا اور آہستہ آہستہ اپنے زہریلے اثرات اور بارودی داغ بیل پورے ہندوستان میں پھیلانی شروع کردی انگریز نے سب سے پہلے بنگال کو اپنا مرکز بنایا اس کے بعد پورے ہندوستان پر اپنے تسلط اور اقتدار کا پنجہ گاڑنے کیلئے پوری قوت صرف کر چکا تھا، بالآخر انگریز نے اپنے ناپاک عزائم و مقاصد میں کامیاب ہوکر لال قلعہ سے سلطنت مغلیہ حکومت کا پرچم اتار کر یونین جیک لہرادیا تھا۔

سوال:- مولانا، ایک بات تو بتایئے کہ جس وقت انگریزوں کا انڈیا پر مکمل قبضہ ہوگیا تھا اور پورے ملک کو غلام بنائے رکھنے کی کارروائی پوری ہوگئی تھی تو کیا اُس وقت ہندوستانیوں نے غلامی کی زندگی گذارنے کا فیصلہ کرلیا تھا، یا کوئی اور تدبیر اختیار کی تھی؟

Scanned by CamScanner

جواب:- سنئے محترم، جب انگریزوں کا ہندوستان پر پورا قبضہ ہو گیا تھا تو انگریزوں نے کرسئ اقتدار پر بیٹھتے ہی ظلم وستم کے وہ پہاڑ توڑے جس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، جب ظلم وبربریت کی کوئی حد نہ رہی تو ہندوستانی مسلمان میدان میں کود پڑے اسی اثناء میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ہندوستان کی تاریخ میں سب سے پہلے جہاد کا فتویٰ دیا تھا جو آگے چل کر ہندوستان کی جنگِ آزادی کا بنیادی نکتہ ثابت ہوا اس کے بعد سے مسلمانوں نے ملک عزیز کی آزادی اور اس کے وقار کی بحالی کیلئے تنِ تنہاء تین مرتبہ میدان میں آ کر انگریزوں سے ٹکر لی مگر ملک کو غلامی کی زنجیروں سے نکال کر ہی دَم لیا، بعد میں دوسرے لوگ بھی سامنے آئے مگر مسلمانوں نے اپنا امتیازی کردار آزادی کی صبح تک جاری رکھا یہاں تک کہ ہندوستان سے انگریزوں کا جنازہ نکال کر ہی دم لیا چنانچہ ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو افقِ ہند پر آزادی کا سورج طلوع ہوا تھا جو آج خوشی وشادمانی کی شکل میں روشن ہے۔

سوال:- مولانا واقعی آپ نے ہندوستان کی تاریخ وتحریکِ انقلاب کو اجاگر کر دیا اور یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان مسلمانوں کے خون سے رنگا رنگ ہونے کے بعد ہی آزاد ہوا، لیکن مولوی صاحب آزادی جس مقصد کیلئے حاصل کی تھی وہ پوری ہو رہی ہے یا نہیں؟

جواب:- دیکھئے جناب، آزادی کے مقاصد اور حصولِ آزادی کو وہ لوگ جانتے ہیں جن کا آزادی میں کوئی کردار رہا ہو، آپ بخوبی واقف ہیں کہ آج ہندوستان میں ایسی حکومت اقتدار پر ہے جو آر، ایس،

ایس، جیسی فرقہ پرست فسطائی تنظیم کے آغوشِ تربیت پروان چڑھی ہے جو قانون وانصاف کے کھلے دشمن ہیں، ان لوگوں نے فرقہ پرستی کا لبادہ اوڑھ کر انگریزوں کی دلالی کر کے ہندوستان سے قانون وانصاف اور جمہوریت کا جنازہ نکال کر ملک کو غلام بنادیا ہے۔

سوال:- مولوی صاحب، یہ تو بڑا سنگین مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ پہلے تو صدیوں کی قربانیوں کے بعد ہندوستان کو آزاد کرایا اور اب دوسرا مسئلہ جمہوریت کی بحالی اور قانون وانصاف کا ہے تو فرقہ پرستی اور تعصب پرستی کو کیسے ختم کیا جائے جس سے ہندوستان کی جمہوریت کی بحالی ہو اور ہر مذہب کو آزادی ہو ورنہ ہم تو ہاتھ ملتے رہ جائینگے؟

جواب:- بھائی جان اس کے لئے تمام سیکولر نواز جمہوریت پسند پارٹیوں اور ہر محبِّ وطن افراد کا بنیادی فرض ہے اور وقت کا تقاضا بھی ہے کہ ایک طاقت ہو کر ملک کی سالمیّت اور اس کے اتحاد کو فروغ دینے نیز قانون وانصاف کا تحفظ کرنے کیلئے فرقہ پرست طاقتوں اور دھشت گردانہ سرگرمیوں کے خلاف جدوجہد کریں اور ایسی آئینِ شکن حکومت کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے اقتدار کے زینے سے نیچے اتار کر جمہویت اور بنیادی قانون وانصاف کا تحفظ کریں۔

سوال:- مولانا ٹھیک ہے انشاء اللہ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائیگی۔

خدا حافظ۔ السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام۔

Scanned by CamScanner

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

سوال:- السلام علیکم، جناب مفتی صاحب کیا حال ہے؟

جواب:- وعلیکم السلام، جی خان صاحب بس اللہ کا احسان ہے۔

سوال:- مفتی صاحب، میں اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی سرزمین نے ایک طویل عرصہ ایسا بھی دیکھا ہے جس میں دین وشریعت اور احکامِ خداوندی نافذ تھا، ہر ایک عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک شرعی احکامات اور اسلامی شریعت کے مطابق عدالتوں میں فیصلے ہوتے تھے جگہ جگہ دار القضاء قائم تھے مگر بدقسمتی سے ہندوستان کی کہ اقتدار مغلیہ حکومت کے خاتمہ کے بعد ہندوستان کے سینہ پر ایسے فرقہ پرست عناصر لوگوں کا تسلط اور اقتدار ہوگیا ہے جن کا ہندوستان کی آزادی میں کوئی کردار نہیں رہا ہے آج یہ مخلوط حکومت جو ہندوستان کی کرسی اقتدار پر قابض ہے ان کے افراد انگیزوں کے وارث اور مشیر کار ہیں، جو اسلامی شریعت کے دستور وقانون کے کھلے دشمن ہیں تو کیا اس جدید ترین پر آشوب دور میں بھی ہندوستان میں مسلمانوں کی کوئی ایسی مذہبی جماعت ہے جو قانونِ شریعت اور احکامِ خداوندی کا نفاذ اور مسلمانوں کے مذہبی اداروں نیز آئینِ ہند کی رو سے دیے گئے حقوق کے تحفظ کیلئے مثبت اقدام کرے؟

جواب:- دیکھئے خان صاحب، انقلابِ آزادی سے پہلے جب

مغلیہ حکومت مستحکم و مضبوط تھی تو سرزمینِ ہند میں اسلامی قوانین اور شریعت کا پیکر بڑے طنطنے سے بچ رہا تھا، مغلیہ حکومت کے زوال کے بعد ایک انقلاب آیا جس میں مسلمانوں کی جمعیت پارہ پارہ ہوگئی تھی اور اسلام کے چراغ کی روشنی مدھم پڑنے لگی تو ۱۸۶۶ء میں اسلام کا ایک ایسا سورج طلوع ہوا جس کی روشنی سے نہ صرف برِصغیر بلکہ پوری دنیا منور ہوگئی جس کو ہم دارالعلوم دیوبند سے تعبیر کرتے ہیں پھر اسی سورج سے احکامِ خداوندی اور شرعی نظام کا ایسا چراغ روشن ہوا جو بڑے بڑے طوفانوں سے بھی نہ بجھ سکا، بلکہ گردشِ وقت کیساتھ مسلسل ترقی کی منزلیں عبور کر کے ہر ہنگامے کو پھلانگتا ہر حادثے کو روندتا ہوا اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اس روشن چراغ مذہبی تنظیم کو ہم شریعت کی روشنی میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کہتے ہیں۔

سوال:- مفتی صاحب، واقعی آپ نے میرے دل کی ترجمانی کر دی مہربانی فرما کر ذرا یہ بھی بتائیں کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ہندوستان کے اندر کیا اہمیت ہے اور یہ تنظیم کس امور سے متعلق سرگرمِ عمل ہے؟

جواب:- خانصاحب! آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ ہندوستانی مسلمانوں کی حساس فعّال اور واحد جماعت ہے، اسلامی نقطۂ نظر سے مسلم پرسنل لاء کے معنیٰ اسلام اور مسلمانوں کے شخصی و ذاتی قوانین، مثلاً نکاح، طلاق، وراثت، وصیت، وقف وغیرہ سے متعلق معاملات مقدمات کو جس طرح سے شریعتِ اسلام نے حکم دیا ہے اسلامی

شریعت کے مطابق سرکاری نیم سرکاری عدالتوں میں فیصلہ کرنے اور اپنے دین وایمان کے تحفظ کرنے کا نام مسلم پرسنل لاء ہے. آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اپنے اسم ورسم کے اعتبار سے نہ صرف کسی مخصوص علاقہ کیلئے بلکہ مسلمانوں کی تمام کارکن جماعتوں کیلئے ایک مفتی کی حیثیت رکھتی ہے، جواسلامی شعائر، اسلامی شناخت، مسلمانوں کے مذہبی وآئینی حقوق واختیارات کے علاوہ فرقہ پرست عناصر قوتوں کے بڑھتے قدم کوروکنے نیز ہندوستان کی سیکولر روایات اور جمہوری نظام کی بقاء وتحفظ کیلئے سرگرم عمل ہے۔

سوال:- اس حقیقت سے توانکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ، مسلم معاشرہ ہندوستان کی سب سے بڑی پہچان ہے اور شریعتِ اسلام کے دستور وقوانین ہندوستانی جمہوریت کی سب سے بڑی شناخت ہے، جس میں حکومت کو بھی مداخلت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے لیکن آج اس مخلوط حکومت کے اندر تعصب اور فرقہ پرستی کا سیلاب آچکا ہے جس کی وجہ سے حکومت اور ان کی مشیر کار جماعتیں مسلمانوں کی تہذیب وتمدن اور اسلامی شناخت کو مٹانے میں مصروف ہیں اور یہی نہیں بلکہ آج مدارس ومساجد یں بھی دہشت گردی کے الزامات کے نرغے میں ہیں تو اس پس منظر میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء کا قومی وجمہوری محاذ کا دائرہ کتنا وسیع ہے تفصیل کیساتھ جواب درکار ہے؟

جواب:- خانصاحب، تاریخ ودستور اور قانون سے واقفیت رکھنے والے مہذب انسان جانتے ہیں کہ ہمارا ملک صدیوں سے مذہب کی

Scanned by CamScanner

آزادی اور آئینی جمہوریت کے اعتبار سے بین الاقوامی دنیا میں مشہور رہا ہے ہندوستان میں مسلمانوں کو اپنی شریعت پر عمل کرنے کا قانون و دستوری حق دیا گیا ہے اور ہماری حساس و فعال تنظیم آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے ملک کو تعمیر و ترقی اور جمہوری آئین و قانون کو بروئے کار لانے میں اہم رول ادا کیا ہے، دنیا جانتی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیشہ اپنے ملک کی حفاظت کی ہے، اور مسلمانوں کے دینی مدارس و مساجد روشنی کے مینارے ہیں جہاں سے امن و سلامتی کا پیغام نشر ہوتا ہے اور وطن سے محبت کرنے کی فطری تعلیم دی جاتی ہے مگر تعصب پرستی کی عینک لگا کر دیکھنے والوں کو مسلمانوں کی عبادت گاہ دہشت گردی کے اڈے نظر آتے ہیں، ان فرعون کے وارثوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے مگر اپنے مذہب کے اوپر حملہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا ہے، ہم اس کے لئے پوری طرح بیدار ہیں اسی ضمن میں ہم تمام سیکولر نواز جمہوریت پسند اور ملک کے روشن دماغ دانشوروں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسلم پرسنل لاء جیسی تاریخی منصفانہ جماعت کے کاندھے سے کاندھا ملا کر دستور و قانونِ ہند کا تحفظ کریں۔

سوال:- مفتی صاحب، میں آپ کا اور تمام اراکین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں، السلام علیکم۔

جواب:- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

Scanned by CamScanner

پہلے یہ طے کرو کہ وفادار کون ہے
پھر وقت خود بتائیگا غدّار کون ہے

بتلاؤ یہ دھرتی ہے، تمہاری یا ہماری

اس دیش میں برسوں سے پریشان ہیں ہم لوگ
بس جرم ہے اتنا کہ مسلمان ہیں ہم لوگ

سرحد پہ جمع ہیں جو لہو دے گا گواہی
ہم سچے مسلمان تھے تم جھوٹے سپاہی

دشمن کی کی ہے تم نے سدا پشت پناہی
نیلام کیا رازوں کو اور لائے تباہی

مسلم کبھی بوفورس کا سودا نہیں کرتے
ایمان تمہاری طرح بیچا نہیں کرتے

تم نے تو سدا ہند کو کنگال کیا ہے
مغلوں نے اسے عزم سے نکسال کیا ہے

اجمل نے ظفر نے اسے اقبال کیا ہے
ٹیپو نے لہو دے کے اسے لال کیا ہے

تم تھک گئے ہم نے کبھی ہمت نہیں ہاری
بتلاؤ یہ دھرتی ہے تمہای یا ہماری

آزاد سے قدوائی سے انسان ہمیں تھے
اشفاق، حمید اور نظیر خاں ہمیں تھے

Scanned by CamScanner

لائے تھے جو آزادی کا طوفان ہمیں تھے
ہر دور میں عبارت کے نگہبان ہمیں تھے

قربانی کے رشتہ کو بھلا توڑ دیں کیسے
کمبخت زمیں ماں ہے اسے چھوڑ دیں کیسے

پنجاب کو فصلوں کا دہن کس نے دیا تھا
مینار قلعہ تاج کہن کس نے دیا تھا

بھوپال کو اندازِ سُخن کس نے دیا تھا
کشمیر کو تُرشیدہ بدن کس نے دیا تھا

تاریخ میں ہم چاند ستارے ہی ملیں گے
پتوں پہ سبھی نام ہمارے ہی ملیں گے

ہم سر سے کفن باندھ کے تیار رہیں گے
مرتے رہے برسوں سے مگراب نہ مریں گے

آزادی کی اک جنگ ابھی اور لڑیں گے
ہم ظلم کریں گے نہ کبھی ظلم سہیں گے

قانون کے دستور کو توڑیں گے نہیں ہم
چھیڑو گے اگر ہم کو تو چھوڑیں گے نہیں ہم

جمہور کا کل خون کیا جس نے وہ تم تھے
رتھ یاترا کا داغ دیا جس نے وہ تم تھے

تم بابری مسجد کو گرانے میں لگے تھے
ہم امن کے مندر کو بچانے میں لگے تھے

Scanned by CamScanner

نظم

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں
آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں

تعویذ بنایا جاتا ہوں
دھو، دھو، کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر و ریشم کے
اور پھول ستارے چاندی کے

پھر عطر کی بارش ہوتی ہے
خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جب قول وقسم لینے کیلئے
تکرار کی نوبت آتی ہے

پھر میری ضرورت پڑتی ہے
ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

جیسے طوطے مینا کو
کچھ بول سکھائے جاتے ہیں

جس طرح پڑھایا جاتا ہوں
اس طرح سکھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی ہوتے ہیں
آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں

کہنے کو میں اک اک جلسے میں
پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے
سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے

ایک بار ہنسایا جاتا ہوں
سو بار رُلایا جاتا ہوں

یہ میری عقیدت کے دعوے
قانون پہ راضی غیروں کے

یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں
ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں
آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں

Scanned by CamScanner

ترانۂ یومِ آزادی

مسکراؤ مسکراؤ یومِ آزادی ہے آج
سازِ دل چھیڑو بجاؤ، یومِ آزادی ہے آج

دوستو یہ لب پہ ماتم کی صدا تھی اک دن
ارضِ بھارت پر غلامی کی سزا تھی اک دن

آؤ غم اپنا بھلائیں یومِ آزادی ہے آج
سازِ دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

ہر مکاں خوشبو میں ڈوبا ہر فرد جو مسرور ہے
ہندو مسلم، سکھ عیسائی، ہر بشر مشکور ہے

نعرۂ الفت لگاؤ یومِ آزادی ہے آج
سازِ دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

کر دیا آزاد بھارت کو کلامِ آزاد نے
اور علی جوہر کے نعرۂ ہند، زندہ باد نے

بس وہی نعرہ لگاؤ یومِ آزادی ہے آج
سازِ دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

ہند پر احسان شیخ الہند کے ہیں بے شمار
اور مدنی کے اس میں کٹ گئے لیل و نہار

Scanned by CamScanner

ان کی محنت کو مت بھلاؤ یومِ آزادی ہے آج
ساز دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

نہرو گاندھی اور عبداللہ سندھی کی سعی
رہ زن بھارت کی پھر سے انگلستان لے گئی

ان کی محنت کو سراؤ یومِ آزادی ہے آج
ساز دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

باعثِ عشرت ہے جو کچھ سرفروشوں نے کیے
اور روشن کردئے اپنے لہو دے کر جیے

ملکر اب جگمگاؤ یومِ آزادی ہے آج
ساز دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

اس میں کیا شبہ دلاور بھارتی اقوام ہے
دیش آزادی مبارک امن کا پیغام ہے

جشن اک جہتی مناؤ یومِ آزادی ہے آج
ساز دل چھیڑو بجاؤ یومِ آزادی ہے آج

Scanned by CamScanner

تبرکاتِ ثاقبؔ

ہے مفتی رومی کا سب یہ صدقہ کلام جو ہم سنا رہے ہیں
نہیں ہیں فرضی یہ قصے ہرگز ہم آپ بیتی سنا رہے ہیں

غلام بن کر جو جی رہے تھے امان دی تھی جنہیں ہمیں نے
صلہ وہ ہم کو یہ دے رہے ہیں غلام اپنا بنا رہے ہیں

یہ ظالموں کا ستم تو دیکھو ہمارا پھر بھی کرم تو دیکھو
ہماری آبادی کر کے ویراں وہ اپنی بستی بسا رہے ہیں

بچائی تھیں ہم نے جن کی جانیں وہ جنکے بچوں کو ہم نے پالا
وہ خوں ہمارا بہا رہے ہیں ہمارے گھر کو جلا رہے ہیں

جنہیں بنایا تھا ہم نے بھائی گلے لگایا تھا جن کو ہم نے
بنے ہیں ایسے وہ آج دشمن گلوں پہ چھریاں چلا رہے ہیں

زمیں ہماری چمن ہمارا یہاں بہا ہے لہو ہمارا
ستم ظریفی یہ ان کی دیکھو چمن وہ اپنا بتا رہے ہیں

ہمارے دشمن ستائیں ہم کو وہ جتنا چاہیں دبائیں ہم کو
خدا نے چاہا تو رو ئیں گے کل جو آج ہم کو رُلا رہے ہیں

نکالنے کو وہ اپنا مطلب کبھی تو کہتے ہیں ہم کو بھائی
ہمارے گھر کے دیے بجھا کر پھر اپنی شمعیں جلا رہے ہیں

Scanned by CamScanner

کسی کا اس میں ہے کیا اجارہ خدا کے ہم ہیں خدا ہمارا
ستم جو ہم پر ہوئے ہیں اب تک خدا کو اپنے سنا رہے ہیں

وہ میر باقی کی تھی مسجد جو عہدِ بابر کی تھی نشانی
خدا کا گھر وہ گرا کے ظالم یہ کیسا مندر بنا رہے ہیں

کلام پُر درد ہے یہ کتنا، سنا رہے ہیں ہمیں جو ثاقب
کہ بزم ساری تو رو رہی ہے وہ خود بھی آنسوں بہا رہے ہیں

بشکریہ مولانا عبدالصمد رشیدی

Scanned by CamScanner